احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 24 فروری 2001ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029

ہفتہ 24 فروری 2001ء - 29 ذیقعد 1421 ہجری - 24 تبلیغ 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 46

عفو کرنے والے کو اللہ عزت دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 235)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے' لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور ان کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمت گار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے' تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے' کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے' لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے' تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 290)

عفو کرنے سے عزت بڑھتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"وان تعفوا و تصفحوا" اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنی عفو کا ہے کہ اس طرح نظر انداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں' گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں' بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہر وقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی' عذاب بن جائیں گی۔ ہر وقت دیکھنا' ہر وقت مین میخ نکالنا' ہر وقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بد خلقیاں' وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا' روٹی جل گئی' یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں' کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت اقدس مسیح موعود کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت مصلح موعود کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے تو قرآن کریم نے جو عفو کا مضمون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں کہ بیوقوف ہو' غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو قرآن کریم ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے' وسیع حوصلے کی وجہ سے' اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ تو یہ وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اور بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

اور یاد رکھو کہ عفو کے نتیجے میں گناہوں اور جرائم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوا کرتی۔ عفو کے نتیجے میں ایک شرم اور حیا پیدا ہو جاتی ہے اور جو بچے ہیں یا بیوی ہے وہ آخر سمجھ ہی جاتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے۔ کہ عفو ہو رہا ہے اور عفو کے نتیجے میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوا کرتے۔ آنکھوں میں ایک شرم پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شرم دونوں طرف ہوتی ہے۔ پس یہ عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔

اگلی بات یہ ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی انسان عفو سے کام لے اور خدا تعالیٰ نے اس کو

باقی صفحہ 2 پر

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط باد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔ (نگران امداد طلباء)

نمایاں کامیابی

☆ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ:-

تیرھویں انٹرنیشنل سائیکیٹرک کانفرنس 26 تا 28 جنوری 2001ء کو راولپنڈی میں منعقد ہوئی جنرل پرویز مشرف صاحب چیف ایگزیکٹو پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہونہار احمدی بچی عزیزہ امامہ بنت مکرم نعیم احمد خاں صاحب (مرکزی سیکرٹری وقف جدید کراچی' و ناظم انصاراللہ علاقہ کراچی و سندھ) کو ابن سینا سائیکیٹرک ایوارڈ اور اول انعام گولڈ میڈل دیا گیا۔ عزیزہ امامہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمن کامپٹی کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ کامیابی مزید اعلیٰ کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ اس بچی کو خادمہ دین اور نافع الناس وجود بنائے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 147

جماعت احمدیہ لاہور کے ایک دعاگو بزرگ حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب نے قریباً 65 سال قبل اخبار الحکم قادیان کے نامہ نگار خصوصی کو قادیان دارالامان میں پہلی بار آمد اور حضرت مسیح موعود کی زیارت کے متعدد نہایت ایمان افروز حالات سنائے

حضرت قاضی صاحب کا نام فہرست بیعت میں الحکم 17/ اکتوبر 1900ء صفحہ 7 کالم 2 پر شائع شدہ ہے۔

''مامور خدمت'' کی شان دلربائی

حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں:

"میں جب پہلی دفعہ قادیان آیا۔ تو حضور بہت بڑی شفقت و محبت سے پیش آئے۔

دوسرے دن جب صبح کے وقت حضور سیر کے لئے تشریف لائے۔ اور احمدیہ چوک میں آکر ٹھہر گئے۔ اور دوستوں کا انتظار کرنے لگے۔ اس وقت تین چار آدمی حضور کے پاس کھڑے تھے۔ میں بھی آگیا۔ میں نے آکر حضور سے مصافحہ کیا۔ حضور نے دریافت فرمایا۔

قاضی صاحب آپ کتنی رخصت لے کر آئے ہیں۔

میں نے کہا۔ بڑی مشکل سے تین دن کی رخصت ملی ہے۔ ایک دن آنے کا ایک دن جانے کا۔ اور آج حضور کی خدمت میں رہنے کا۔ آپ فرمانے لگے

آمدن بارادت رفتن باجازت کے مقولے پر تو عمل کیا ہوتا۔"

(الحکم 14/اکتوبر 1936ء صفحہ 3)

حضور کا ارشاد مبارک ہے:۔

کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
اس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

شملہ کے ایک سادھو سے
پرشوکت گفتگو اور ایک عالمی خبر

حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں:

"میں 1902ء میں جب قادیان آیا۔ تو ایک دن ایک سادھو مہاتما گیروے کپڑے پہنے حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے آیا۔ اس کی ملاقات کا انتظام چھوٹی (بیت) میں کیا گیا۔ دو کرسیاں بچھائی گئیں۔ ایک مہمان کے لئے اور دوسری حضرت اقدس کے لئے۔ وہ پہاڑی آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور شملے کی طرف کا رہنے والا تھا۔ حضرت صاحب اندر سے تشریف لائے۔ اور مہاتما کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی۔ پہلے ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ اور کس مقصد کے لئے یہاں آنا ہوا۔ اس نے بتایا۔ کہ میں شملے کی طرف کا رہنے والا ہوں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں وغیرہ۔

اس کے بعد حضور نے اس سے دریافت فرمایا۔ کہ

اگر کوئی شخص ویدوں کو خدا کا کلام نہ سمجھے۔ مگر اس کے باوجود ویدوں کے حکموں پر عمل کرے۔ کیا وہ نجات پا جائے گا یا نہیں۔

مہاتما نے جواب دیا۔ کہ وہ نجات پا جائے گا۔

اس کے اس جواب کو سن حضرت صاحب کے چہرے پر کچھ نفرت کے آثار نمودار ہوئے۔ اگرچہ حضور نے زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پھر وہ مہاتما حضرت مسیح موعود سے مختلف قسم کی باتیں پوچھتا رہا۔ کہ آپ کے بعد یہاں کیا ہوگا۔ یہ سلسلہ قائم رہے گا یا نہیں۔ وغیرہ۔ حضور نے فرمایا:

جو نبیوں کے بعد نبیوں کی جماعت کا حال ہوتا ہے وہی ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑھے گا۔ پھلے گا۔ پھولے گا۔ اور ترقی کرے گا۔

(الحکم 14/اکتوبر 1936ء)

••••••••••••••••••••••••••

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 26 فروری 2001ء

12-20 a.m.	ہفتہ وار جائزہ
12-35 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 160
1-40 a.m.	ایم ٹی اے۔ یو ایس اے
2-35 a.m.	درس القرآن نمبر 8
4-05 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ نمبر 115
6-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 160
7-10 a.m.	ایم ٹی اے۔ یو ایس اے
8-10 a.m.	اردو کلاس۔ نمبر 84
9-05 a.m.	چائنیز سیکھئے
9-45 a.m.	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
10-40 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-00 p.m.	درس القرآن نمبر 8
1-15 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 160
2-30 p.m.	اردو کلاس نمبر 84
3-40 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-35 p.m.	ایم ٹی اے ورائٹی۔
6-20 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
7-20 p.m.	بنگالی سروس۔
8-20 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر 192
9-30 p.m.	چلڈرنز کلاس۔ نمبر 116
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-30 p.m.	اردو کلاس نمبر 85

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 27 فروری 2001ء

12-30 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 161
1-35 a.m.	ترکی پروگرام۔
2-10 a.m.	کوئز: براہین احمدیہ
2-30 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
3-30 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس نمبر 192
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
6-15 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 161
7-15 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس بیڈمنٹن!
7-30 a.m.	اردو کلاس نمبر 85
8-30 a.m	تقریر: حافظ مظفر احمد صاحب
9-25 a.m.	ایم ٹی اے ورائٹی
10-00 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-40 a.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 116
12-10 p.m.	پشتو پروگرام۔
1-15 p.m.	روحانی خزائن پروگرام نمبر 20
1-35 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 161
2-55 p.m.	اردو کلاس نمبر 85
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-30 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
6-00 p.m.	بنگالی ملاقات۔
7-00 p.m.	بنگالی سروس۔
8-00 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 162
9-00 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-35 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔
11-20 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 86

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

عزت نہ دی ہو۔ عفو سے اگر کام لوگے تو تمہاری عزت بڑھے گی عزت کم نہیں ہوگی اور یہ ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی راز ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ نے ہم پر کھولا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں۔ یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے اس کو۔ عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہو گیا ہے لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے 'اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے تجھ سے اعراض کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 6۔ دسمبر 1996ء)
(الفضل انٹرنیشنل 24۔ جنوری 1997ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال تو
خوف و ہراس غیر کا دل سے نکال تو
لعل و گہر کے عشق میں دنیا ہے پھنس رہی
تو اس سے آنکھ موڑ ہے مولا کا لال تو
سایہ ہے تیرے سر پہ خدائے جلیل کا
دشمن کے جور و ظلم سے ہے کیوں نڈھال تو
(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا بہترین دروازہ ہے

اللہ اور رسول ؐ کے حکم کے مقابل پر والدین کی اطاعت جائز نہیں

حضرت سعدؓ نے والدہ کے حکم پر اسلام کا دامن چھوڑنے سے انکار کر دیا

حضرت ام حبیبہؓ نے اپنے مشرک والد کو رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں دی

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط دوم آخر

میں اسی دین پر قائم رہوں گا

حضرت خالد بن سعید ایک خواب کی بنا پر اسلام لائے۔ ان کے والد کو معلوم ہوا تو خالد کو پکڑنے کے لئے کئی آدمی بھیجے۔ جب وہ انہیں لے آئے تو والد نے انہیں شدید زدوکوب کیا اور انہیں ایک کوڑے سے مارا یہاں تک کہ ان کے سر پر مارتے مارتے وہ کوڑا ٹوٹ گیا۔

ان کے والد نے سمجھا کہ اب شاید ان کے خیالات بدل گئے ہوں گے اور پوچھا کیا تم اب بھی محمد کی اتباع کرو گے۔

خالد نے جواب دیا خدا کی قسم یہ سچا دین ہے میں اسی پر قائم رہوں گا۔ اس پر والد نے بہت گالیاں دیں اور انہیں قید کر دیا۔ بھوکا اور پیاسا رکھا۔ یہاں تک کہ تین دن اسی حال میں گزر گئے۔ آخر ایک دن موقعہ پا کر فرار ہو گئے اور حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 95,94 بیروت۔ 1957)

پا بجولاں

حضرت ابو جندلؓ بن سہیل نے جب کفر کی زنجیریں توڑیں تو باپ نے قید میں ڈال دیا اور سخت مظالم کئے یہاں تک کہ بدن زخموں سے چور چور ہو گیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب آنحضرت ﷺ اور سہیل کے درمیان معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو ابو جندل بھی کسی طرح پا بجولاں وہاں آن پہنچے اور گو ابھی معاہدہ پر دستخط نہ ہوئے تھے مگر سہیل نے بیٹے کو واپس کرنے پر اصرار کیا۔ صحابہؓ کے دل اپنے بھائی کی حالت زار دیکھ کر خون ہو رہے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ کا محبت بھرا دل شدید اذیت میں مبتلا تھا مگر آپؐ نے معاہدہ کی پابندی کرتے ہوئے ابو جندل سے فرمایا "صبر سے کام لو اور واپس چلے جاؤ"۔

حضرت ابو جندل دوبارہ اپنے باپ کے ہاتھوں مصائب و آلام کی آگ میں جلتے رہے مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ وہ ہاتھ جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن تھام چکا تھا وہ کٹ تو سکتا تھا جدا نہیں ہو سکتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ)

رنگ و روپ بدل گیا

حضرت معصب بن عمیر مکہ کے ایک نہایت حسین و خوش رو نوجوان تھے ان کی والدہ خناس بنت مالک نے مالدار ہونے کی وجہ سے اپنے لخت جگر کو نہایت ناز و نعم سے پالا تھا۔ چنانچہ وہ عمدہ سے عمدہ پوشاک اور لطیف سے لطیف خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ کبھی ان کا تذکرہ کرتے تو فرماتے "مکہ میں معصبؓ سے زیادہ کوئی حسین خوش پوش اور پروردہ نعمت نہیں ہے"۔

مگر جب وہ حلقہ توحید میں داخل ہوئے تو یہ ساری نعمتیں ان سے چھن گئیں۔ جب ان کی والدہ اور اہل خاندان کو اپنے بیٹے کے اس فعل کا پتہ لگا تو ان کی ساری محبت اور وارفتگی شعلے اگلتی ہوئی نفرت میں بدل گئی اور مجرم توحید کے لئے شرک کی عدالت نے قید تنہائی کا فیصلہ سنایا۔ اور وہ عرصہ تک قید و بند کے مصائب برداشت کرتے رہے تا آنکہ خدا نے رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ مگر اس دوران ان کا تمام رنگ و روپ زائل ہو گیا۔ اور تمام عیش و تنعم نے منہ پھیر لیا مگر توحید کے اس فرزند نے ماں کی محبت اور اس کے ہر مطالبہ کو رد کر کے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو ترجیح دی۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 116 بیروت۔ 1957ء)

خدا دیکھ رہا ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ ام عاصم حضرت عاصم بن عمر بن الخطاب کی صاجزادی تھیں. علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ایک روز رات کو حضرت عمرؓ مدینہ کا گشت لگا رہے تھے کہ ایک دیوار کے نیچے تھک کر بیٹھ گئے۔ گھر کے اندر ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ اٹھ کر دودھ میں پانی ملا دے۔ لیکن لڑکی نے کہا کہ "امیرالمومنین نے منادی کرا دی ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے" ماں نے کہا کہ "اس وقت عمرؓ اور عمرؓ کے منادی دیکھ نہیں سکتے تم دودھ میں پانی ملا دو"۔ اس نے جواب دیا کہ "خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں مجمع میں امیرالمومنین کی اطاعت کروں اور خلوت میں ان کی نافرمانی کا داغ اپنے دامن پر لگاؤں" حضرت عمرؓ نے یہ تمام گفتگو سن لی اور اپنے ساتھی سے کہا کہ اس دروازے اور اس جگہ کو یاد رکھو"۔ صبح ہوئی تو ان کو بھیجا کہ پتہ لگائیں کہ یہ کون عورتیں تھیں. اور وہ صاحب شوہر ہیں یا نہیں؟ وہ آئے تو معلوم ہوا کہ لڑکی کنواری اور ماں بیوہ ہے۔ اب حضرت عمرؓ نے اپنے تمام لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ "اگر مجھے نکاح کی ضرورت ہوتی تو میں خود اس لڑکی سے نکاح کر لیتا۔ لیکن تم میں جو پسند کرے میں اس سے اس کا نکاح کر سکتا ہوں۔ عبداللہ اور عبدالرحمان کی بیویاں موجود تھیں۔ البتہ عاصم کو نکاح کی ضرورت تھی اس لئے انہوں نے اس سے عقد کر لیا اسی لڑکی سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ماں ام عاصم پیدا ہوئیں۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز ص 11 از عبدالسلام ندوی۔ مطبع معارف اعظم گڑھ طبع دوم۔ 1923ء)

ہمارا ہے تو آجائے گا

جماعت احمدیہ میں بھی اس قسم کے بیسیوں نمونے پائے جاتے ہیں مثال کے طور پر صرف ایک رفیق حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی گھر والوں کے علم میں لائے بغیر قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ اور وہیں کے ہو رہے۔

گھر سے آئے کافی دن ہو گئے تھے اس لئے والدین اور بھائی بہنوں کو تشویش ہوئی۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے والد صاحب قادیان پہنچ گئے۔ والد صاحب نے بڑی مصلحت سے اور بڑی منت و سماجت اور لجاجت سے کہا کہ تمہاری ماں کی بینائی زائل ہو رہی ہے تمہاری بہنوں کا رو رو کر برا حال ہے سب ترس گئے ہیں ایک دفعہ ہو آؤ تمہیں میں دو ہفتہ میں پھر چھوڑ جاؤں گا۔

حضرت مسیح موعود نے پہلے تو والد کے ساتھ بھیجنے سے انکار فرمایا پھر کسی القاء یا اشارہ کے سبب فرمایا کہ باپ کے ساتھ چلے جاؤ بشرطیکہ وہ واپس آنے کی تحریری ضمانت دیں۔

یہ فیصلہ سن کر بھائی عبدالرحمٰن پر اپنے محبوب سے جدائی کا تصور جان لیوا ہونے لگا۔ پرانے واقعات تازہ ہونے لگے۔ جدائی کے عظیم صدمہ کے علاوہ گھر پہنچتے ہی شدید اذیتوں کا سامنا واضح تھا۔ فوراً خلوت میں گئے اور چند منٹوں کے لئے خدائے حی و قیوم کے آستانہ پر جھکے. روئے اور گڑگڑائے کہ مولیٰ اپنے فضل سے بہتری فرما۔ میں تو ہر صورت میں تیرے مسیح کی اطاعت کروں گا۔ دعا سے آپ کو ایک سکینت ملی۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تجویز دی کہ بھائی عبدالرحیم صاحب کو ساتھ بھیج دیا جائے۔ تو حضرت اقدس نے فرمایا اور اس وقت حضور کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آواز میں ایک جلال. شوکت اور رعب تھا:

"نہیں مولوی صاحب! ہمیں نام کے (احمدیوں کی) ضرورت نہیں ہمارا ہے تو آجائے گا ورنہ کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے کیا حاصل؟"

قادیان دارالامان سے نکل کر ہر لحہ اذیت ناک تھا۔ دوران سفر تو والد صاحب کا رویہ نرم رہا اور چوری چھپے نماز پڑھ لینے کی اجازت بھی دیئے رکھی مگر اپنے علاقہ میں پہنچتے ہی فضا یکسر بدل گئی۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب چاروں طرف سے مصائب میں گھر گئے۔ ماں اور باپ آپ کی زندگی کو ایک لعنت قرار دیتے ہوئے موت کی تمنا کرتے بہن بھائی سب خون کے پیاسے ہو گئے۔ سب عزیزو اقارب زبانی سختی اور طعن و تشنیع تک محدود نہ رہے بلکہ ہاتھوں اور لاتوں سے گزر کر چھڑیوں اور لاٹھیوں کے استعمال تک بات جا پہنچی۔ چھریوں اور کلہاڑیوں تک سے آپ پر حملے ہوئے۔ آپ کو گرا کر کئی رشتہ دار اکٹھے چھاتی پر بیٹھ کر اذیت انتہاء تک پہنچاتے۔ اسی طرح کی شدید تکالیف کے سبب آپ یہاں آٹھ نو ماہ کے عرصہ قیام کو ہمیشہ نہایت درجہ دردو غم اور رنج و ستم کا زمانہ قرار دیتے۔ کیونکہ ظلم و تشدد کا کوئی طریق نہ تھا جو آپ کے بزرگوں اور عزیزوں نے آزمانے کی کوشش نہ کی ہو۔

اس کربناک صورت احوال اور دردانگیز کیفیت قلب و روح کے ساتھ آپ کو قادیان کی یاد ستاتی۔ ان دنوں صبرو تحمل کے ساتھ ساتھ شب و روز دعائیں کرتے اور فرماتے کہ ہر طرح کے ان مظالم میں میرے لئے دو باتیں ڈھارس تھیں پہلی یہ کہ حضرت مسیح موعود بہت دفعہ آیت قرآنی احسب الناس ان یترکوا ان.... پڑھتے اور اس کا مضمون بیان فرماتے جس سے زندگی کی جھلک اور امید کی لہر دوڑنے لگتی . مشکلات اور ابتلاؤں پر فتح پانے اور غالب آنے کی قوت و عزم میسر آجاتا اور دل کو غیر معمولی سکون و یقین ملتا۔ دوسری بات حضرت مسیح موعود کا مشہور مقولہ "خدا داری چہ غم داری" سچا حوصلہ عطا کرنے کا ذریعہ تھی۔

جسمانی تشدد . ذہنی اذیت اور معاشرتی دباؤ ایک طرف دوسری طرف ترغیب و تحریص اور سمجھانے بجھانے کا سلسلہ رات کو جاری رہتا والدہ . ہمشیرہ اور دونوں بھائی اپنی جدائی . محبت اور مذہبی تعصب کے حوالہ سے زور دیتے رہے کہ احمدیت کو ترک کردو۔

یہ سب کچھ تو والدین کے پاس پہنچ کر دیکھنا پڑا ادھر قادیان میں دو ہفتے کا کہہ کر آئے تھے اس لئے مہینوں کے گزرنے پر وہاں تشویش بڑھنے لگی۔ حضرت مولوی خدابخش صاحب جالندھری نے آپ کے حالات معلوم کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور پر مشقت مسافت طے کرکے آپ کے پاس پہنچے اور چوری چھپے حالات معلوم کرکے واپس چلے گئے۔

ایک لمبا عرصہ گزرنے کے ساتھ ساتھ والد صاحب نے آپ کو بھی اپنے ساتھ کام پر لگا لیا تھا اور ارادہ کیا کہ ان کو الگ حلقہ لے دیں کہ انہی دنوں محکمانہ تبادلہ ہوا اور جلدی جلدی سب کو نئے ہیڈ کوارٹر لدھڑ نزد بہلول پور آنا پڑا۔ اس دوران زیادہ مدد اور نگرانی والد صاحب کے بھتیجے راج کرن نے کہ جو کہ نہایت متعصب ہندو تھا کی کئی دفعہ حضرت بھائی جی سے ہاتھا پائی اور لاٹھی سوٹا ہوا۔ وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ ایک دن کسی ضرورت کے لئے خاندان کی ایک بوڑھی خاتون کو گاؤں سے لانے کے لئے آپ کی ڈیوٹی لگی جو ساری اذیت ناک فضا سے نجات کی بنیاد بنی۔ سفر کے لئے آپ کو سانگلہ ہل سے ٹرین پر سوار ہونا تھا۔ ایک مددگار ساتھ کر دیا گیا جسے سٹیشن کے قریب پہنچ کر آپ نے واپس کر دیا اور خود ٹکٹ لے کر عازم سیالکوٹ ہوئے وہاں احباب سے مل کر قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس طرح قریباً نو ماہ کی تلخ جدائی کے بعد آپ کو پھر سے قادیان میں امان ملی۔ خدا کے مسیح نے فرمایا تھا "ہمارا ہے تو آجائے گا" چنانچہ ایسا ہی ہوا ع

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

حضرت اقدس مسیح موعود ازحد مسرور و شادماں ہوئے اور فرمایا:

"آپ آگئے بہت اچھا ہوا۔ آپ کے والد صاحب نے وعدہ کا پاس نہ کیا اور آپ کو روک کر تکلیف میں ڈالا۔ ہمیں بہت فکر تھی مگر شکر ہے کہ آپ کو اللہ نے ثابت قدم رکھا اور کامیاب فرمایا۔ مومن قول کا پکا اور وفادار ہوتا ہے"۔

قادیان دارالامان پہنچ کر آپ ماں باپ اور بہن بھائیوں کی محبتوں سے کہیں بڑھ کر زیادہ سچی اور وسیع محبت میں بسنے لگے۔ دوسری طرف جاننے والے ہندوؤں کے سینوں پر سانپ لوٹ گئے۔ آپ کو اغوا کرنیکی چار پانچ بار کوشش ہوئی۔ مگر خدا نے ہر طرح آپ کو ثابت قدم رکھا۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے والد صاحب اور دیگر عزیزوں کی ساری کوششیں دیکھتے ہوئے آخرکار ایک فیصلہ کیا اور اپنی والدہ محترمہ کے نام ایک مفصل خط لکھا کہ بالفرض آپ لوگ مجھے پکڑ لے جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں اور میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ان کا قیمہ بھی بنادیں تب بھی میرے ہر ذرہ سے صدائے حق ہی بلند ہو گی۔ یہ خط نتیجہ خیز ثابت ہوا اور گھر سے مخالفانہ پر تشدد کوششوں کا سلسلہ بکلی ختم ہو گیا۔

1900ء کے دوران گھر کی طرف سے اطمینان ہوا مگر تپ دق کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ کھانے پینے کے برتن تک الگ کر دیئے گئے۔ ہر طرح کا علاج بے اثر معلوم ہونے لگا۔ علم ہونے پر حضرت مسیح موعود نے دعا شروع کی اور دوائی بھی بتائی جس سے دیکھتے ہی دیکھتے گویا مردہ زندہ ہونے لگا۔ ایک دن بصورت افاقہ حضرت اقدس کی زیارت ہوئی۔ حضور نے احوال پوچھے تو کہنے لگے:

"حضور موت کے بعد ایک نئی زندگی ملتی معلوم ہوتی ہے"۔

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ٹھیک ہے کفر کا گوشت پوست تھا۔ وہ جاتا رہا اب سب خیر ہے۔ اسی دوران علالت کی خبریں سنکر والدہ قادیان آگئیں اس طرح حضرت بھائی جی کے سکون و اطمینان کے علاوہ مناسب خوراک اور دیکھ بھال کا انتظام ہو گیا۔ والدہ صاحبہ حضرت اقدس . گھر کی خواتین اور عام احباب کے غیر معمولی حسن سلوک سے ازحد متاثر ہوئیں۔ آخر حضرت اقدس کی اجازت سے والدہ اپنے بیٹے کو ساتھ گھر لے گئیں اور بڑی ہمت و جرات سے اپنے پاس رکھا اور کسی کے اعتراض کی پرواہ نہ کی بلکہ نمازیں وغیرہ پڑھنے کی کھلی اجازت دی۔ حضرت بھائی جی قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گھر رہ کر والدہ صاحبہ کی اجازت سے پھر قادیان واپس آگئے۔ اور ساری زندگی وہیں گزاری۔

(خلاصہ از الحکم مئی . جون 1938ء کے متعدد پرچے)

محمد عثمان شاہد صاحب

محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب

محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب کا تعلق بہار کے سادات خاندان سے تھا جو عہد جہانگیری میں بخارا سے ہندوستان منتقل ہوا۔ سلطنت مغلیہ کی طرف سے ملنے والی جاگیروں پر ان کا گزارہ تھا اور وہ اپنا تمام وقت دینی درس و تدریس میں گزارا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عقیل مرحوم کے دادا مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری ہندوستان میں عربی کے مدرس کے طور پر خاص مقام رکھتے تھے۔ وہ خود تو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے البتہ 1907ء میں بذریعہ خط بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس سے قبل 1903ء میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد محترم پروفیسر عبدالقادر صاحب قادیان میں حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود کی صحبت میں کچھ عرصہ گزار کر بیعت کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔

محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب مرحوم 1921ء میں پیدا ہوئے اور پٹنہ میڈیکل کالج میں تعلیم کے دوران ہی اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد آپ ہجرت کرکے پاکستان آگئے اور ربوہ میں آکر کچھ عرصہ تک فضل عمر ہسپتال میں خدمات انجام دیتے رہے اس دوران فرقان بٹالین میں شامل ہو کر آپ کو کشمیر کے محاذ پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اور امراض چشم میں تعلیم کی خصوصی ڈگری حاصل کی انگلستان سے واپسی کے بعد ڈاکٹر صاحب مرحوم لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد میں متعین ہوئے اور آنکھوں کے شعبہ سے منسلک رہے بعد ازاں آپ اس شعبہ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم ایک نافع الناس وجود تھے اور آپ جماعتی امور میں جوش اور جذبہ کے ساتھ سرگرم عمل رہتے۔ 1980ء کی دہائی میں جب اندرون سندھ جماعت کی مخالفت تھی۔ تو ایسے وقت میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اس طرح ایک خاص طبقہ کے لوگوں میں محترم ڈاکٹر صاحب کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اور 9 جون 1985ء بمطابق 19 رمضان المبارک کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

اے خدا برتربت او ابر رحمت ہا ببار

2000ء میں ہونے والے انتخابات

تاریخ	ملک	جیتنے والی جماعت
20 فروری 2000ء	ایران	اصلاح پسند جماعت
24 جون 2000ء	زمبابوے	Zanu-pf
13 ستمبر 2000ء	ماریشس	سوشلسٹ پارٹی
26 ستمبر 2000ء	یوگوسلاویہ	متنازع
13-اکتوبر 2000ء	سری لنکا	پیپلز لائنس
9-اکتوبر 2000ء	پولینڈ	صدر الیگزینڈو
5 نومبر 2000ء	مصر	نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی
7 نومبر 2000ء	امریکا	ریپبلکن

جنگ سنڈے میگزین 31 دسمبر 2000ء

امۃ القدوس مبشر صاحبہ

محترم مرزا سردار محمد صاحب

میرے واجب الاحترام سسر مرزا سردار محمد صاحب 28 دسمبر بروز جمعرات اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ ایک بہت ہمدرد، شفیق، متوکل، صابر اور خوش مزاج انسان تھے۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو حسین تھا۔ ہر چھوٹے اور بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ 1953ء میں آپ نے احمدیت قبول کی آپ احمدیت کے انتہائی فدائی تھے۔ اپنی ساری برادری میں سے آپ اکیلے خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ شخص خواب میں آئے کہ جو فرما رہے تھے ''مرزا سردار محمد مجھے پہچانو۔ میں ہی امام وقت، مہدی و مسیح موعود ہوں اور میری یہ کتاب (براہین احمدیہ کی طرف اشارہ کیا) پڑھو''۔ آپ ان دنوں لیہ شہر میں مقیم تھے۔ آپ نے اس خواب کا ذکر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر صاحب سے جو کہ احمدی تھے کیا۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپ کے مرزا صاحب اس حلیہ کے ہیں انہوں نے اس کی تائید کی اور آپ نے براہین احمدیہ کے بارہ میں دریافت کیا اور پڑھنے کے لئے مانگی۔ اسی طرح آپ کی خوابوں کا اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور آخر 1953ء میں احمدیت قبول کر لی۔ 1954ء میں وصیت کر لی۔ جب احمدیت قبول کی تو سب رشتہ داروں نے آپ سے قطع تعلق کر لیا۔ تو آپ اکثر خدا سے دعا کرتے کہ اے خدا مجھے بتا کہ کیا میں صحیح رستہ پر ہوں یا نہیں۔ چنانچہ ایک دن حضرت مسیح موعود کو خواب میں ڈاکٹری لباس میں دیکھا جو فرما رہے تھے ''سردار محمد میں تمہارا روحانی معالج ہوں اور تم روحانی مریض اور مجھے تمہارے علاج کے لئے بھیجا گیا ہے۔'' اس سے آپ کو اپنے مذہب کی سچائی کا واضح ثبوت مل گیا۔

آپ کا جماعت احمدیہ اور خلفاء سے عشق کا تعلق تھا۔ اکثر حضرت المصلح الموعود کے خطبات کے اقتباسات سناتے۔ پرانی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ ہر وقت احمدیت جیسی نعمت کے عطا کرنے پر خدا کا شکر ادا کرتے۔ چندوں کی ادائیگی میں اس قدر باقاعدگی تھی کہ گھر والوں کو پتہ بھی نہ ہوتا اور آپ خاموشی سے جا کر اپنا اور امی کا چندہ ادا کر دیتے۔ جون 2000ء میں آپ کی طبیعت خراب ہوئی تو آپ کو صرف اپنی وصیت کے حساب کا فکر تھا۔ جب تک آپ نے اس کی کلیئرنس نہیں لے لی طبیعت میں سکون نہیں آیا۔

میرا آپ کے ساتھ رشتہ سسر اور بہو کا تھا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو ایک شفیق سائبان کی طرح پایا۔ آپ ایک دعاؤں کا خزانہ تھے۔ آپ کی باتوں میں لہجہ میں پیار ہی پیار تھا۔ خدا کا شکر سے بات شروع کرتے اور خدا پر ہی بات ختم کرتے۔ میری شادی 22۔ اکتوبر 1993ء کو آپ کے تیسرے بیٹے محترم مرزا مبشر احمد صاحب سے ہوئی۔ میرے والدین سے بہت عزت اور پیار سے پیش آتے۔ میرے والد صاحب (پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب) کو بہت پسند کرتے۔ ہمیشہ مجھے کہتے آپ کے والدین بہت نیک لوگ ہیں۔ ان کا خیال رکھا کریں۔ میری رخصتی کے وقت میرے والد صاحب نے مجھے آپ کے حوالہ کیا آپ کافی دیر مجھے ساتھ لگائے روتے رہے۔ بیاہ کر میں لاہور گئی اور چار سال تک آپ کے ساتھ وہیں رہی۔ آپ ایک انتہائی خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ کبھی میں اداس ہوتی تو سمجھاتے اب ہم آپ کے والدین ہیں۔ اور آپ ہماری بیٹی ہیں۔ بہو ہی تو اصل بیٹیاں ہوتی ہیں۔ آپ کی چار بیٹیاں ہیں جو کہ سب شادی شدہ ہیں۔ جب بھی میرا تعارف اپنے ملنے والوں میں کرواتے تو ہمیشہ کہتے ''یہ ہماری بیٹی مبشر کی بیوی ہے''۔ کبھی بہو کے نام سے متعارف بھی نہ کرواتے۔ شادی کے چار سال بعد ہم ربوہ شفٹ ہوئے۔ آپ کو مرکز میں رہنے کا بہت شوق تھا۔ ربوہ بھی ہم آپ کی خواہش پر شفٹ ہوئے۔ اور خدا نے اپنے فضلوں کی انتہائی بارش کی جو کہ سب اباجی کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ ہر وقت چلتے پھرتے دعاؤں میں مشغول رہتے ہر بات سے مثبت پہلو نکالنا آپ کی شخصیت کا حصہ تھا۔ ہر ایک کی خوشی میں خوش رہتے۔ گھر کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی بہت خوشی کا اظہار کرتے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں باقی بچوں سے ملنے ملانے دوسرے شہروں میں جاتے اور بچے بھی ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے لیکن گھر آتے ہی ہمیں کہتے میں تو جنت میں آ گیا ہوں۔ جو مزہ اور سکون مجھے اپنے گھر میں ہے کہیں نہیں'' اس قدر پیاری شخصیت کے مالک تھے جس کا تفصیلاً اظہار بہت مشکل ہے۔ ہمارے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرے بچوں نے بھی آپ سے بہت پیار اور دعائیں وصول کیں۔ بچوں کو ڈانٹنے کے بالکل قائل نہ تھے۔ کبھی میں سختی کرتی تو ناراض ہوتے اور کہتے کہ ان کو پیار سے سمجھائیں اور خدا سے دعا کریں۔ میری پہلی بیٹی پیدا ہوئی تو ہمیشہ کہتے۔ ''اس کے ہاتھ میں قلم ہوگا'' اور خدا سے دعا بھی کرتے پھر میرا بیٹا عدیل احمد پیدا ہوا جو کہ آپ کا پہلا پوتا اور آنکھوں کا تارا تھا۔ اسے بے انتہا پیار کرتے۔ اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا تھا۔ اکثر مجھے کہتے صرف عدیل مت کہا کریں مکمل ''عدیل احمد'' کے نام سے پکاریں کہ اسی نام میں برکت ہے۔ عدیل احمد کے بعد میری بیٹی پیدا ہوئی۔ جو کہ پیدائش کے وقت کمزور تھی۔ میں اکثر گھبراتی لیکن اباجی ہمیشہ تسلی دیتے اور دعا کرتے اور کہتے آپ دیکھیں یہ انشاء اللہ دونوں بچوں کی طرح ذہین اور چست ہو گی۔ اور خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ غرض دعاؤں، پیار اور محبت کا پیکر تھے۔ جن کی کمی کا احساس ہر وقت اور ہر لمحہ رہتا ہے اور رہے گا۔

اردو پنجابی اور فارسی لٹریچر بہت پسند کرتے تھے۔ اپنی گفتگو میں اکثر غالب اور وارث شاہ کے بہت اشعار سناتے۔

اس قدر شائستہ اور منفرد انداز گفتگو تھا کہ آپ کے پاس بیٹھ کر وقت کا اندازہ ہی نہ رہتا۔ جہاں بیٹھتے رونق لگا دیتے۔ مجھے نہیں یاد کہ اتنے سالوں میں کوئی بھی ایسا موضوع ہو جس کے بارہ میں اباجی کو علم نہ ہو۔ نوجوانوں میں بیٹھتے تو ان کا دل موہ لیتے اور بزرگوں میں بیٹھتے تو سب کی پسندیدہ شخصیت ہوتے۔ غرض کہ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو دلکش اور حسین تھا۔ آپ ہمیشہ خدا پر توکل رکھتے۔ کوئی مشکل اور پریشانی آپ کو پریشان نہ کرتی۔ آپ کہتے کہ بچپن سے یہ بات میرے دماغ میں راسخ تھی کہ جو مانگنا ہے خدا سے مانگنا ہے انسانوں سے نہیں۔ کبھی گھبراتے نہیں تھے۔ ہم دونوں اگر کبھی کسی بات پر پریشان ہوتے۔ تو سمجھاتے کہ میں نے تو اپنے زندگی گزاری اور کبھی پریشان نہیں ہوا۔ ہمیں بھی اس طرح حوصلہ دیتے کہ کسی پریشانی کا احساس نہ رہتا۔

ایک بات جس کا بہت خیال رکھتے کہ ان کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اکثر کہتے کہ ''مجھ سے کسی کا دل نہ دکھے۔'' میں اکثر اپنی جاب بچوں اور گھر میں اتنی مصروف ہو جاتی کہ اپنے ہی والدین کے گھر جانے کا ٹائم نہ ملتا۔ جب دس پندرہ دن گزر جاتے تو اباجی باقاعدہ مجھ سے ناراض ہوتے کہ میں امی ابو کو دیکھنے کیوں نہیں گئی اور کہتے کہ وہ آپ کے بزرگ ہیں۔ آپ کا اور بچوں کا انتظار کرتے ہوں گے۔ اپنی زندگی کے آخری چند مہینے آپ نے لاہور میں گزارے ہمیشہ فون پر سب سے پہلے مجھ سے میرے والدین کا حال احوال دریافت کرتے اور پھر باقی باتیں کرتے۔ ان کی بیماری کے آخری ہفتہ میں ہم ان کے پاس تھے۔ جب بھی میں نے پوچھا کہ اباجی طبیعت کیسی ہے تو یہی جواب دینا خدا کا شکر ہے۔ جب ذرا طبیعت خراب ہوتی تو چھوٹے بچوں سے کہتے کہ وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ اور مجھ سے کہتے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکیں۔ وفات سے چند لمحے پہلے میں نے اباجی سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔ اس دن عید تھی۔ بہت خوش تھے۔ کہنے لگے میں قدرے بہتر ہوں۔ اور چند لمحوں میں ہی ہم سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صبر دے۔ اور ان کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ احباب سے بھی اسی دعا کی درخواست ہے۔

وحدت کی نعمت

آج دنیا میں بیسیوں مذاہب، مسالک اور مکاتب فکر موجود ہیں مگر وحدت کی جو نعمت آج ہمیں عطا ہوئی ہے اس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی۔ تمام دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر اکٹھے ہیں۔ ایک آواز پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ ایک صدا پر چلتے اور ٹھہرتے ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں کسی جماعت پر کوئی مشکل آ جائے تو مرکزِ امامت کی طرف سے اطلاع ملتے ہی ساری جماعت بے چین اور بے قرار ہو جاتی ہے اور دعاؤں میں لگ جاتی ہے اور جو کچھ بن پڑے کر گزرتی ہے۔ اور اگر متمدن آبادیوں سے دور بھی کسی جماعت کو خوشی نصیب ہو تو سب جماعتیں مل کر وہ سکھ بانٹتی اور مسرتوں میں شریک ہوتی ہیں۔

یہ وہ نعمت ہے جس کے لئے آج کی دنیا تڑپ رہی ہے مگر ہر طرف خود غرضی اور نفسانیت کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انعام ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس انعام کی، اس تحفے کی قدر کی ضرورت ہے تا اس آسمانی درخت کا سایہ اور زیادہ بڑھے اور زیادہ پھیلے اور تمام دنیا پر چھا جائے۔

اس نعمت کی قدر کا سب سے اہم اور اچھا طریق یہ ہے کہ ان تمام راہوں سے گریز کیا جائے جو کسی بھی طرح اس زنجیر کی کڑیوں میں کوئی کمزوری اور خلل ڈالتی ہوں اور ہر وہ سلسلہ اختیار کیا جائے جو باہمی محبت، اتفاق اور اتحاد کو دوبالا کرے۔

اگر ہم یہ شکر کریں گے اور عملی طور پر اس کا اظہار کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اس لطف کو اور بھی ارزاں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شکر کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33136 میں عطاء القدوس طاہر ولد عبدالسلام طاہر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن ذیل پارک سائٹ حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن فیس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء القدوس طاہر 79-B گلشن ذیل پارک سائٹ حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر1 نسیم احمد وصیت نمبر 17223 گواہ شد نمبر 2 اظہر اقبال مسل نمبر 33135-

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33137 میں نسیم احمد سلطان ولد رانا عبدالغفور صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ عباس پورہ شہر و ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15-12-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نسیم احمد سلطان مکان نمبر 105/081 محلہ عباس پورہ خوشاب گواہ شد نمبر1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 عبدالصبور نعمان مربی سلسلہ وصیت نمبر 30342-

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33138 میں عائشہ امتہ الباری بیوہ عبدالباسط مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P.I.B کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ خاوند مرحوم مکان نمبر 1861 P.I.B کالونی برقبہ 195 مربع گز واقع کراچی مالیتی -/1600000 روپے۔ کا 1/8 حصہ -/200000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 13 تولہ مالیتی -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عائشہ امتہ الباری مکان نمبر PIB-1861 کالونی مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 رشید احمد قمر وصیت نمبر 31168 گواہ شد نمبر2 نوشیرواں خان F 126/2 مارٹن روڈ کراچی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33139 میں حافظ عبدالقدوس ولد عبدالباسط مرحوم قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن P.I.B کالونی مارٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-7-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد مرحوم کا مکان نمبر 1861 واقع P.I.B کالونی مارٹن روڈ کراچی برقبہ 195 مربع گز مالیتی سولہ لاکھ کا 7/12 مالیتی -/933334 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ عبدالقدوس P.I.B کالونی مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 رشید احمد قمر وصیت نمبر 31168 گواہ شد نمبر2 نوشیرواں خان F-126/2 مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر5

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33140 میں عطیہ السلام بنت عبدالسلام صاحب مرحوم قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 1861 مارٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد مرحوم مکان نمبر 1861 برقبہ 195 مربع گز واقع P.I.B کالونی مارٹن روڈ کراچی میں میرا شرعی حصہ مالیتی -/466667 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ السلام مکان نمبر 1861 P.I.B کالونی مارٹن روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 رشید احمد قمر وصیت نمبر 31168 گواہ شد نمبر2 نوشیرواں خان F-126/2 مارٹن کوارٹر کراچی نمبر5-

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33141 میں جواد احمد شیخ ولد شیخ طاہر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 54 ڈی بلاک اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جواد احمد شیخ 54 ڈی بلاک شہر و ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 بابر احمد 55۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر 2 خواجہ محمود احمد 49۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33142 میں شیخ حماد احمد ولد شیخ طاہر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 54۔ ڈی بلاک شہر و ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ حماد احمد 54 ڈی بلاک اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 بابر احمد 55۔ مصطفیٰ پارک اوکاڑہ گواہ شد نمبر2 خواجہ محمود احمد 49 مصطفیٰ پارک اوکاڑہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33143 میں اظہر کلیم ولد مکرم محمد حسین حیدر صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-9-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اظہر کلیم چک نمبر 38 جنوبی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 مبشر احمد وصیت نمبر 31602 گواہ شد نمبر 2 چوہدری رحمت اللہ نائب امیر حلقہ چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

☆ محترمہ سلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد ریحان صاحب (ڈرائیور) تحریک جدید ربوہ بوجہ فالج و دیگر امراض سخت علیل ہیں علاج کے باوجود کمزوری اور ضعف بہت ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆ مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل جوڑوں کی دردوں اور پیٹ کی تکلیف کے باعث علیل رہتے ہیں۔

☆ مکرم عبدالسمیع صاحب گل کارکن دفتر امور عامہ ربوہ کے والد محترم محمد حسین صاحب ضلعی سیکرٹری مال اوکاڑہ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

☆ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم شمیم احمد صدیقی صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ سبزہ زار لاہور کو دل کی تکلیف ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل اور زیر علاج ہیں درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم پروفیسر انور علی صاحب فیصل آباد کی بیٹی تہمینہ علی بعمر 7 سال واقفہ نو عرصہ 3 ماہ سے دل میں سوراخ کے آپریشن کے لئے پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں داخل ہے۔ دو ہفتے پہلے کامیاب آپریشن ہوا تھا مگر بعد میں پھیپھڑوں میں پانی ہونے کی وجہ سے نمونیہ کے باعث مذکورہ ہسپتال میں داخل ہے۔

☆ مکرم رائے مشتاق احمد صاحب اپنڈیکس کی انتڑی پھٹ جانے کی وجہ سے نیشنل ہسپتال فیصل آباد کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ تشویش ناک حالت میں ہیں۔

ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ظفر احمد ظفر صاحب ابن عبدالحق صاحب مرحوم سیکرٹری وقف جدید میرا بھڑ کا ضلع میر پور (آزاد کشمیر) کو پہلا بیٹا مورخہ 4-2-2001 کو عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حسان احمد رکھا گیا ہے۔

نومولود مکرم محمد حسین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور بچہ کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

☆ مکرم چوہدری غلام حسن صاحب نمبردار حال دارالنصر غربی (ب) ربوہ ابن مکرم چوہدری غلام اللہ نمبردار صاحب مرحوم چک نمبر 43 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا مورخہ 13 فروری 2001ء بوقت صبح 6:30 بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 52 سال تھی۔ مرحوم کو ہارٹ اٹیک کی تکلیف تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بیت مبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد نماز عصر پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے جرمنی میں ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

✿ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب ولد عبدالمجید صاحب قوم جٹ سکنہ چک نمبر 39 D.B ضلع خوشاب مورخہ 31 جنوری 2001ء کو بعمر 80 برس وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

✿ مکرم درویش خان صاحب مندرانی بلوچ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی بہن مبارکہ احمد مندرانی بنت مکرم احمد خان مندرانی صاحب معلم وقف جدید کی شادی مکرم وسیم احمد طارق صاحب مندرانی ولد اللہ بخش صاحب مندرانی (سابق کارکن دارالضیافت) کے ساتھ مورخہ 12 فروری 2001ء کو ربوہ میں انجام پائی۔ مبارکہ احمد مندرانی صاحبہ حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی بلوچ رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی ہیں جنہوں نے 1907ء میں بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان سے قادیان جا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مکرم وسیم احمد مندرانی حضرت حافظ فتح محمد خان مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں جنہوں نے 1905ء میں بستی مندرانی سے قادیان جا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی اور حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی بلوچ آپس میں سگے بھائی تھے خدا تعالیٰ یہ شادی فریقین کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی روس سے بات چیت پر آمادگی

امریکی وزیر خارجہ نے یورپین میزائل شیلڈ کی روس کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے روسی وزیر خارجہ سے اس ہفتے قاہرہ میں آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

امریکہ نے عراق پر بم برسا دیئے

امریکہ اور برطانیہ کے بمبار طیاروں نے پھر جنوبی عراق کے کئی شہروں پر آگ لگانے والے بم گرائے۔

چین کی ریڈارز کی سپلائی

روس کے انجینئروں نے چین کو دیئے جانے والے اے 50 بمبار ریڈارز کی تیاری مکمل کر لی ہے۔ امریکہ نے روس کے اس اقدام پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

بڑھتی ہوئی بے روزگاری

عالمی ادارہ محنت نے روزگار کے حوالے سے اپنی تازہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان میں بے روزگاری اتنی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ غریب کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ 90 کی دہائی سے بے روزگاری دوگنا ہو گئی ہے۔

مجاہدین کے خلاف بڑا اپریشن

بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں مزاحمت کرنے والی جہادی تنظیموں کے خلاف کارروائی کے لئے سیکورٹی دستوں کو فری ہینڈ دے دیا ہے۔ یہ جنگ بندی میں 31 مئی 2001ء کو تین ماہ کی توسیع کے بعد کیا گیا ہے۔

اسلامی اقتصادی بلاک بنانے کا فیصلہ

ڈی 8 میں شامل ترقی پذیر اسلامی ممالک کا ایک روزہ اجلاس قاہرہ میں شروع ہو گا۔ جس میں افریقہ، ایشیا اور یورپ کے ترقی پذیر اسلامی ممالک کے درمیان تجارتی، معاشرتی اور تکنیکی تعاون بڑھانے کے سلسلے میں متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

امریکی سفیر کی دہلی روانگی

امریکی سفیر ولیم بی مائیلم اچانک امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کی خاتون ایجنٹ کے ہمراہ پاکستان سے ایک اہم مشن پر دہلی روانہ ہو گئے۔

انٹرپول کے ذریعہ دبئی میں نادہندہ گرفتار

حکومت پاکستان کی درخواست پر 2- ارب روپے کے نادہندہ شون گروپ کے ناصر حسین کو دبئی میں حکام نے گرفتار کر کے حکومت پاکستان کو اطلاع دی ہے۔

ایٹمی پروگرام بحال کرنے کی دھمکی

شمالی کوریا نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے اپنا رویہ درست نہ کیا تو وہ منجمد میزائل اور ایٹمی پروگرام پھر سے بحال کر دے گا۔

بھارت کو ایٹمی ایندھن کی فراہمی پر اظہار تشویش

پاکستان نے بھارت کو ایٹمی ایندھن کی فراہمی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس سے علاقے میں طاقت کا توازن خراب ہو جائے گا۔ روس نے بھارت کو یہ ایندھن تارا پور ایٹمی پلانٹ کے لئے دیا ہے جو ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی ادارے کے تحفظات کے تحت نہیں آتا۔

امریکہ اور روس میں سرد جنگ

امریکہ اور روس کے درمیان سرد جنگ پھر گرم ہونے لگی ہے امریکہ نے اس بات پر سخت دکھ کا اظہار کیا ہے کہ روس نے امریکہ کے مجوزہ قومی میزائل دفاعی نظام پیش کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ امریکی میزائل نظام یورپ کے لئے خطرہ ہے۔

عالمی امن کے لئے خطرہ

جرمنی نے امریکہ کے نیشنل میزائل ڈیفنس پروگرام پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے امریکی میزائل دفاعی نظام عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ میزائل پروگرام پر اتحادیوں کو اعتماد میں لیں گے۔

مسئلہ کشمیر پر ڈکٹیشن

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی ارکان کانگریس نے کہا ہے کہ کشمیر ایک مشکل مسئلہ ہے۔ ہم اس پر ڈکٹیشن نہیں دے سکتے۔ مسلم لیگی رہنما خورشید قصوری اور نثار کھمن کے گھر تقاریب میں امریکی ارکان کانگریس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اقدامات آپ نے کرنے ہیں ہم صرف حمایت اور حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ حل کی کنجی مذاکرات میں ہے۔ افغانستان پر پابندیاں بھی ختم کرائیں گے۔ پاکستانی عوام کی ترقی کے لئے امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان "پیپلز ٹو پیپلز" ڈپلومیسی مہم کا آغاز کر رہے ہیں۔

• • • • • • • • • • • •

سچی بوٹی ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
کی گولیاں
گول بازار ربوہ
Fax:213966- ☎04524-212434

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 23 فروری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 14 زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

- ☆ ہفتہ 24 فروری - غروب آفتاب: 6.04
- ☆ اتوار 25 فروری - طلوع فجر: 5-17
- ☆ اتوار 25 فروری - طلوع آفتاب: 6.39

تنخواہوں میں 110 فیصد اضافہ

پے کمیٹی نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے تحت گریڈ ایک سے لے کر 16 تک 110 فیصد، گریڈ 17 سے 22 تک 85 فیصد اضافے کی سفارش کی گئی ہے۔ ہاؤس رینٹ تنخواہ کے برابر کرنے اور میڈیکل الاؤنس میں 100 فیصد اضافے کی سفارش کی ہے۔ اس پے کمیٹی کے قیام کا اعلان چیف ایگزیکٹو نے کیا تھا۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات چاروں صوبوں کی رضامندی سے بھجوائی ہیں۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ مہنگائی کے پیش نظر اضافہ اس شرح سے کیا گیا ہے کہ ملازمین گزارہ کر سکیں۔ چیف ایگزیکٹو کی منظوری کے بعد توقع ہے کہ اس اضافہ کا اعلان جون میں کیا جائے گا۔

سیز فائر کی بجائے مذاکرات کریں

پاکستان نے بھارت سے کہا ہے کہ نام نہاد سیز فائر کی بجائے بھارت سہ فریقی مذاکرات کرے مذاکرات پر بھارتی آمادگی کے بغیر مسئلہ کشمیر کا پرامن حل ممکن نہیں۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے امریکی کانگرس کے تین رکنی وفد سے ملاقات کی اور کشمیر کے علاوہ پاک امریکہ تعلقات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ جنرل مشرف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے گزشتہ ہفتوں میں پاکستان نے بھارت سے ایک قدم آگے بڑھ کر پیش رفت کی ہے۔ بھارت حریت کانفرنس کے وفد کو پاکستان آنے کی اجازت نہیں دے رہا۔

گیس کی قیمتوں میں اضافے کی منظوری

وفاقی کابینہ نے گیس کی قیمتوں میں اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ نئی قیمتوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ 100 کیوبک میٹر تک گیس استعمال کرنے والوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔

پانی کا تنازعہ

صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم کے مسئلے پر ڈیڈلاک برقرار ہے۔ 17 مارچ کو فیصلہ ہونے کا امکان ہے اگر اس روز بھی فیصلہ نہ ہوا تو معاملہ چیف ایگزیکٹو یا سپریم کورٹ میں بھی جا سکتا ہے۔

تحریک جعفریہ کا ضلعی صدر قتل

گوجرانوالہ میں تحریک جعفریہ کے ضلعی صدر غلام شبیر چوہان ایڈووکیٹ کو موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے موقع پر ہی ہلاک کر دیا کراچی میں سابق ڈی ایس پی صادق حسین شاہ اپنے بیٹے ہیڈ کانسٹیبل عابد کے ہمراہ کار میں جا رہے تھے کہ ملیر مدینہ مارکیٹ کے قریب موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر دی۔

23 مارچ کو جلسہ ہوگا

آل پارٹیز کانفرنس میں اعلان کیا گیا ہے کہ پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 23 مارچ کو موچی دروازے میں جلسہ عام منعقد کیا جائے گا۔

عید سٹاک

گرپ جارجٹ، گرپ شفون، سادہ جارجٹ، نیز ان سلے برقعے مختلف رنگوں میں اور ہر قسم کے جاپانی سوٹ

اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر 212866

Computer Hardware & Basic Networking Training

I.I.T ربوہ میں پہلی دفعہ کمپیوٹر Hardware اور Networking کے پروفیشنل ٹریننگ کورس کا انعقاد

Classes Starting 26Feb 2001

I.I.T-6/50 Dar-ul-Uloom Wasti Rabwah Ph.211629

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

بلال انٹرپرائزز

سبزی منڈی - اسلام آباد

آفس 051-440892-441767

رہائش 051-410090

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری اور الرّحیم نو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر

کہکشاں بلاک نمبر 8

کلفٹن کراچی

فون 664-0231 - 5874164

CPL No. 61